



4920CH22

بنجارا

ٹک حرص وہوا کو چھوڑ میاں! مت دیس بدلیں پھرے مارا
 قزاق اجل کا لٹے ہے، دن رات بجا کر نقارا
 کیا بدھیا بھینسا، بیل، شتر، کیا گوئی پلا، سر بھارا
 کیا گیہوں، چاول، موٹھ، مٹر، کیا آگ، دھواں اور انگارا
 سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لاد چلے گا بنجارا

گرتو ہے لکھی بنجارا، اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے
 اے غافل! تجھ سے بھی چڑھتا اک اور بڑا بیوپاری ہے
 کیا شکر، مصری، قند، گرمی، کیا سانہر میٹھا کھاری ہے
 کیا داکھ مُتقی، سوٹھ، مریج، کیا کیسر، لونگ، سُپاری ہے
 سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لاد چلے گا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تری ڈھل جاوے گی
 اک بدھیا تیری مٹی پر پھر گھانس نہ چرنے آوے گی
 یہ کھیپ جو تونے لادی ہے سب حصوں میں بٹ جاوے گی
 دھی، پُوت، جنوائی، بیٹا کیا، بنجارن پاس نہ آوے گی
 سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لاد چلے گا بنجارا

کچھ کام نہ آوے گا تیرے، یہ لعل و زمرد، سیم و زر
جب پونجی بانٹ میں بکھرے گی، پھر آن بنے گی جاں اوپر
نقارے، نوبت، بان، نشان، دولت، حشمت، فوجیں، لشکر
کیا مسند، تکیہ، مُلک، مکاں، کیا چوکی، کُرسی، تخت، چھپر

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لا دچلے گا بنجارا

کیوں جی پر بوجھ اٹھاتا ہے ان گونوں بھاری بھاری کے
جب موت کا ڈیرا آن پڑا، پھر دُونے ہیں بیوپاری کے
کیا ساز جڑاؤ، زر، زیور، کیا گوٹے تھان کناری کے
کیا گھوڑے زین سُنبھری کے، کیا ہاتھی لال عماری کے

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لا دچلے گا بنجارا

کیا سخت مکاں بنواتا ہے، کھم تیرے تن کا ہے پولا
تو اونچے کوٹ اٹھاتا ہے، واں گور گڑھے نے منہ کھولا
کیا رینی خندق، رند بڑے، کیا بُرج کنگورا انمولا
گڑھ، کوٹ، رہ کلہ، توپ، قلعہ، کیا شیشہ، دارو اور گولا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لا دچلے گا بنجارا

جب مرد پھرا کر چابک کو، یہ بیل بدن کا ہانکے گا
کوئی ناج سمیٹے گا تیرا، کوئی گون سیے اور ٹانکے گا
ہو ڈھیر اکیلا جنگل میں، تو خاک لحد کی پھانکے گا
اُس جنگل میں پھر آہِ نظیر! اک بھنگا آن نہ جھانکے گا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لا دچلے گا بنجارا

نظیر اکبر آبادی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس نظم میں بنجارا کسے کہا گیا ہے اور کیوں؟
2. نظم کے پہلے بند میں شاعر کس چیز کو چھوڑنے کو کہہ رہا ہے؟
3. 'سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لا دچلے گا بنجارا' یہ مصرع بار بار کیوں دہرایا گیا ہے؟
4. نظم کا خلاصہ لکھیے۔